www.novelsclubb.com
عشقِ مومن
ناولز کلب
از قلم عباد خٹک
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

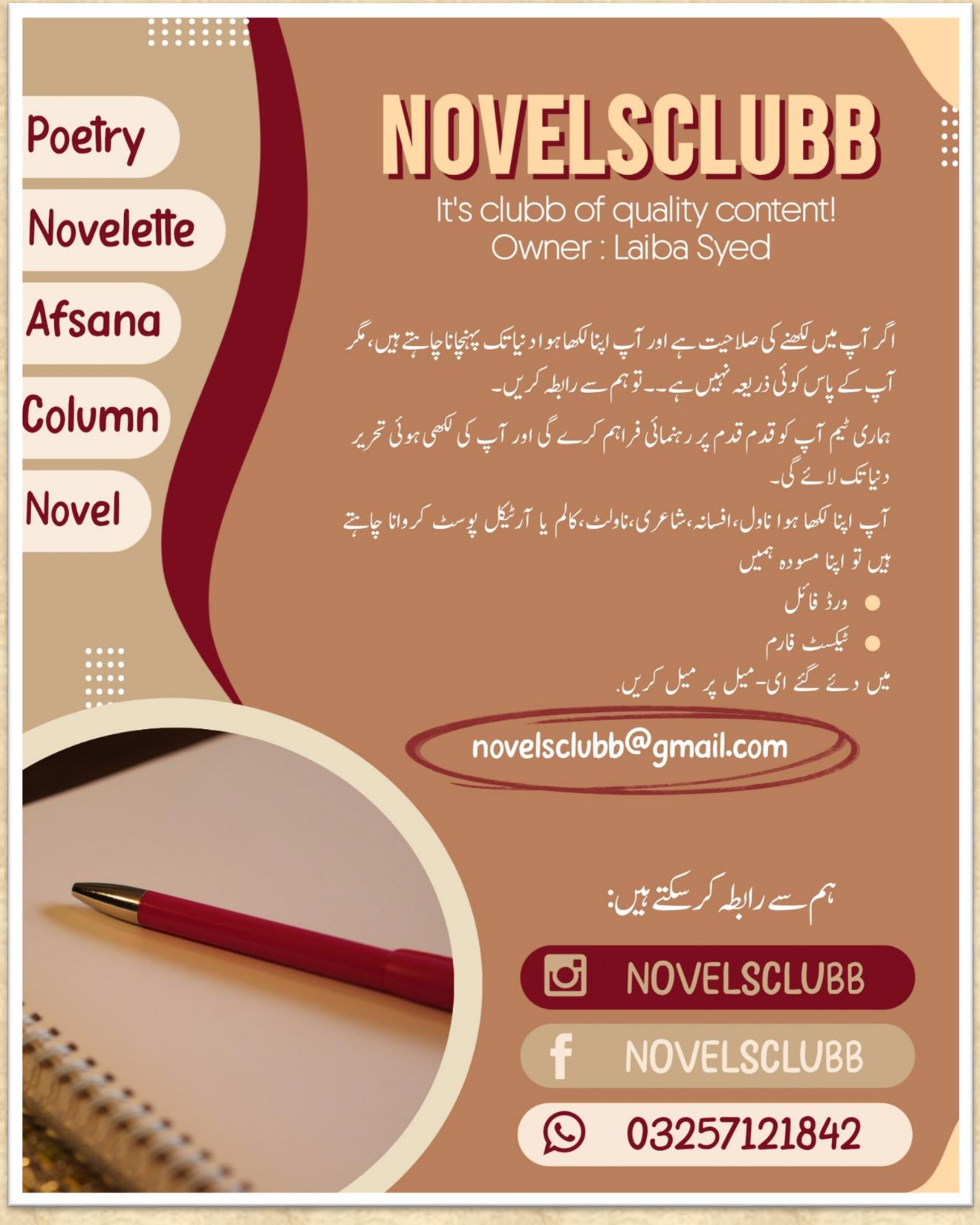
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

عشقِ مومن

از قلم

عباد خٹک

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

Book review (کتابچہ)

اس ناول کو میرا لکھنے کا مقصد معاشرے میں کی گئی کہی برائیوں کو ہر پہلو سے وضاحت کے قابل بنانا ہے۔ کہانی میں دئے گئیے اداکار ہر طرح سے میرے حود کئے گئے چیک انڈ بیلنس آور ذاتی تجربے پر مبنی ہیں۔ان کردار میں مجھے سب سے پسندیدہ خلیل کا کردار ہے جس میں زنگے کے ہر رنگ میں رنگنے کا ہنر ہے وہ دنیا سے زیادہ خود کو جانتا ہے۔اس ناول کا بنیادی مقصد دوستی کے رشتے کو عرش تک کا راستہ بانارُ و مینس، کامیڈی جرام کی ایک پوری دستان ہے جو چار دوستوں کے دئرے میں گومتی ھے۔ناول خقیقی وقعات کو مد نظر رکھتے ہوئے رکھا ھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مجھے امید ہے کے آپ سب کو یہ پسند ایے گا۔

میں تمہارے بھائیوں کو خط لکھوں گا۔جو بابیلون (ماڈرن ڈے ایسٹرن عراق، نارتھ ایسٹرن ایران، ہول افغانستان اینڈ نارتھ ویسٹ پاکستان) میں ہیں۔اور یہ میں تین آدمیوں کے ذریعے اُن تک بھیجوں گا؛اور میں اسی طرح کا ایک اور پیغام لکھوں گا تمہارے نویں اور آدھے قبیلے کو،اُس کو ایک پرندے کے ذریعے بھیجونگا۔

آٹھویں مہینے کے اکیسویں دن؛میں، بھروچ !!، چلتا ہوا آیا اور ایک بلوط کے درخت کی شاخوں کے سائے تلے بیٹھ گیا، میں اکیلا تھا وہاں میرے ساتھ کوئی نہیں تھا۔میں نے دو خط لکھے ایک عقاب کو اپنے نویں اور آدھے قبیلے کو دینے کو کہا،اور دوسرا اپنے بھائیوں کو جو بابیلون میں ہیں، تین آدمیوں کے ذریعے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں نے عقاب کو بلایا اور اُسے کہا؛ تجھے ایک عظیم ذات نے بنایا ہے کہ تو پرندوں کا بادشاہ بن جائے؛اُڑ کے جاؤ مگر نہ رکنا کہیں بھی،اپنے سفر کی راہ میں۔۔۔کہیں شکار ہو تو بھی نہ رکنا،نا ہی کسی سائے کی امید میں کسی درخت پر قیام کرنا،جب تک تم نے عبور نہ کر لیا ہو وہ چھوڑا سا دریا دریائے فرات۔

اور تمہارا گزر اُدھر کے مکین لوگوں سے نہ ہوا ہو، اور یہ پیغام اُن کے پاؤں تلے نہ دے آئے ہو۔۔۔(70:1)

یہ وہ پیغام ہے جو بروچ (نریا کا بیٹا) بھیجا ہے اُس نویں اور آدھے قبیلے کو، جو دریائے فرات کے پاس آباد ہیں، جس میں یہ شئے لکھی ہے: بروچ، نریا کے بیٹے کی طرف سے ہے جو آپ کے بھائی کسی کی قید میں ہیں۔ خداوند تمہارے لیے رحمت اور امان لائے، میں اپنے بھائیوں کو نہیں بلا سکتا، شکر اُس ذات کہ جس نے تمہیں اور مجھے بنایا۔ وہ جو پیار کرتا ہے ہم سے، شروع سے، اور کبھی نفرت نہیں کی کبھی نفرت (2-71)؛ بلکہ ہمیں ڈال دیا ایک آزمائش میں، کہ ابھی یہ میرے لیے بھی سچ بھولنا مشکل ہے؛ کہ ہم ان 12 قبیلوں سے ہیں جِس کا ایک ایک بندہ ایک ہی شخص کی رسی میں ہے؛ غرض کہ ہم ایک باپ کی اولاد ہیں

(یعقوب)

Old Testament(Torah)

بابِ دوم: کالج لائف

ایک نو عمر چھوٹا سا بچّہ جس کی عمر لگ بھگ ۱۲ سال ہو گی، سڑک پار کر رہا تھا۔ سڑک کی دوسری جانب ایک آدمی اُس کے انتظار میں پلک بنا جھپکائے باہر اُس کا دلی انتظار کر رہا تھا۔

بچّہ گاڑیوں کی سڑک پار کر رہا تھا کہ ایک نوجوان نے اُس کا ہاتھ پکڑا اور اُس کے ہاتھ میں پکڑے چاکلیٹ کو نوچا اور منہ میں دبا کے کھا لیا۔ بچہ چلایا۔

اُس آدمی نے اُسے دو تھپڑ لگا کے سڑک کراس کرنے سے ڈرایا اور بچہ ڈر کے دائیں جانب ایک عورت کے پاس چلا گیا۔ اُس سے پہلے کہ وہ بچہ کچھ بولتا اُس کی امی نے اُسے دو تھپڑ لگائے اور اُسے اپنے ساتھ لے گئیں۔ ایک اور شخص کافی شاپ پر بیٹھا وہ عجیب منظر دیکھ رہا تھا۔

سڑک کے پار آدمی بہت مایوس ہوا اور اُداسی کے عالم میں وہاں سے چلا گیا۔

"کیسے کیسے وحشی لوگ رہتے ہیں۔" خضر خود کے ساتھ بڑبڑا رہا تھا۔ ایک سپ کافی کی لی پھر کال لگائی۔ "امی ہاں جی میں پشاور آیا ہوں۔ ابو کے اسٹاف سے فون آیا تھا کہ یہاں

میٹینگ ہے۔ابّو کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے وہ صابر انکل کے ساتھ گالف کھیلنے گئے ہیں تھوڑی دیر میں آجائیں گے آپ ٹینشن نہ لیں۔"

آسمان میں پتنگوں نے اپنا وطن بسا لیا تھا ہر سوں رنگ برنگ پتنگوں کے امبر تھے۔

فضاء میں جیسے کوئی گلستاں دکھائی دے رہا ہو۔

یعقوب ابھی اپنے گھر کی چھت پر ساکن کھڑے یہ منظر بخوبی انجوائے کر رہے تھے۔

ایڈم میر اینڈ فون لاؤ۔

فون لایا گیا، وہ کافی مہنگا فون تھا، وہ رئیس آدمی تھے۔"السلام و علیکم بیٹا کیسے ہو تیمور؟"

"و علیکم السلام بابا۔"جوابی آواز سنائی دی۔چہرا تھوڑا کھلا پھر پوچھا۔"ایڈمیشن کا کیا ہوا تم دونوں کا؟"دھیمی سی آواز میں تیمور نے بتایا."ہو گیا بابا ہم دونوں نے کراچی کے بہت اچھے کالج میں ایڈمیشن لیا ہے۔"

"اچھا میں سوچ رہا تھا کہ پشاور میں بسنت شروع ہو گئے ہیں، تم اور kk دونوں میرے پاس آجاؤ۔"اُس نے بات کاٹی۔"کیا مطلب بابا آپ جرمنی سے آ گئے واپس؟"

Clubb of Quality Content

"ہاں مجھے کچھ کاروباری کام تھا میں اپنے ایک دوست صابر کے گھر جارہا ہوں تم دونوں پہلی فلائٹ سے پشاور آجانا۔ میں نے ریزرویشن کردی ہے۔" ہلکی سی آواز آئی جیسے فون کے دوسری طرف کوئی بھاگتا آرہا تھا۔

"تیمور! بابا ہیں؟"

"ہاں بابا ہیں، تم نے بات کرنی ہے؟"

"ہاں!"

"السلام علیکم بابا." (بابا کا لفظ سن کے یعقوب کے چہرے پہ خوشی کی ایک مسکان نظر آئی)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بیٹا تم دونوں کل پشاور آؤ تم دونوں کے لیے میرے پاس ایک سرپرائز ہے۔"

"ٹھیک ہے ابّو اپنا خیال رکھیے گا۔" (kk نے بچپن میں اپنے باب کو کھودیا تھا مگر 5 سال میں جتنا خیال یعقوب اور تیمور نے اُس کا رکھا تھا، وہ انکو اپنی فیملی سمجھتا تھا۔ وہ یعقوب کے کہنے پر اسکو ابّو بول دیتا تھا مگر اُس کا دل پہلے نہ مانتا تھا مگر اُن کے خلوص اور نرم رویہ کے سامنے اُس نے ہتھیار ڈال دیے۔

"بابا میں آجاؤں گا لیکن ایک شرط پہ۔"

"کیسی شرط؟" تیمور پاس کھڑا سوچ میں پڑ گیا وہاں یعقوب کا گلا بھی خشک ہو گیا۔ "بتاؤ kk؟"

"ہم کراچی کی بس میں آئیں گے نا کہ پلین میں، میں ہیوی لگژریز اپنانے کا شوقین نہیں ہونا۔" تیمور نے منہ بنالیا۔ اُس کے کان سے فون کھینچا۔ "ہیلو ابو میں اسے دیکھ لوں گا یہ سٹک گیا ہے آپ اپنا خیال رکھیں۔"

"ابے بھکاری بس کر خدا کا شکرادا کر یہ نعمتیں ہر کسی کے پاس نہیں ہیں۔" تیمور اترا رہا تھا۔ "لیکن میں اپنے ٹیلینٹس کو قسمت کے ہاتھوں نہیں بیچتا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"سنو kk جو لوگ خدا کا شکرادا نہیں کرتے ان سے وہ بھی لے لیا جاتا ہے جو پاس ہو، جو کرتے ہیں اُن کو اور دیا جاتا ہے۔ تمہارے پاس ہے تو اچھے کے لیے یوز کرو۔" کے کے (kk) ہنس رہا تھا۔ "اب تو مجھے لیکچر دے رہا ہے سدھر جا ورنہ پٹیگا۔" تیمور بھی ہنسنے لگا۔ وہ پانی کا گلاس اٹھا کے جگ سے پانی بھرنے لگا۔ دونوں گارڈن میں بیٹھے تھے۔

"کے کے (kk) صبح ہو گئی تیار ہو جا فلائٹ مس ہو جائے گی۔" kk نیند میں بولنے لگا۔ "اوہو چھوڑ و یار یہ جہاز، مجھے اصل میں ہائٹ فوبیا ہے یہی سننا تھا نا۔" kk بے باک بولا تیمور نے پہلے سنجیدگی سے سنا پھر ہنستے ہنستے منہ پہ ہاتھ رکھے قہقہے لگانے لگا۔

"اوہ رئیلی kk کو ہائٹ سے ڈر لگتا ہے۔" وہ فرش پہ لوٹ پوٹ ہو کے ہنس رہا تھا۔

kk بیڈ سے اٹھا، اُس نے شرٹ پہن رکھی تھی۔ "ہنس مت فلیش ورنہ اس لات سے ورلڈ ٹور کروا دوں گا۔"

"اچھا اچھا غصّہ مت کر۔" تیمور آہستہ آہستہ اٹھ رہا تھا۔ kk ہائٹ میں تیمور سے دو انچ بڑا تھا۔ kk چھ فٹ تین انچ کی ہائٹ والی پر سنلٹی رکھتا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کے کے (kk) نہا دھو کے غسل خانے سے نکل آیا تھا تیمور شیشے میں اپنے بال سیٹ کر رہا تھا۔

kk کو پتہ تھا کہ فلیش کو اپنے بالوں سے سخت محبت ہے۔ اُس نے مستی میں اس کے بال خراب کر دیے۔

"Kk what is this?

آدھے گھنٹے سے ٹھیک کر رہا ہوں ابھی تک نہیں ہو رہا سیٹ اوپر سے تیرے کام۔"

"اوہ رضیہ آپ کے لیے رشتہ ڈھونڈھنے نہیں جا رہے بابا کے پاس جا رہے ہیں۔"

Kk سنگھار میز پر جا کے اُس کے بالکل سامنے بیٹھ کے بول رہا تھا۔"تیار ہو گا تو بھی؟"تیمور نے kk سے پوچھا۔

"میں دو سیکنڈ لیتا ہوں۔ تیمور نہیں ہوں جو اپنی کاسمیٹک انڈسٹری سے نہیں فارغ ہوتا۔"

"اچھا ٹھیک ہے میں نے ٹکٹس کر دیں ہیں بس کی۔"

"مگر کیوں؟"تیمور کے اعصاب میں اکتاہٹ سی تھی۔

"میں نے وجہ رات کو بتادی تھی تجھے۔"

"افف خدایا یہ لڑکا ہے یا لڑکی اتنے نخرے!! چل ٹھیک ہے چلتے ہیں۔"

"نخرے نہیں میرے اپنے کچھ اصول ہیں۔"

"نکل جا میرے روم سے kk ورنہ فلائنگ چپل آئے گی۔"kk بھاگتا ہوا وہاں سے نکلا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

دوپہر کی کڑک گرمی تلے kk اور تیمور ہاتھ میں بریف کیس لیے کھڑے تھے۔

بس آگئی تھی یہ بنارس کے بازار کا اڈا تھا جہاں سخت دھوپ میں مٹی کی دھول نے منظر کو دھندلا کر دیا تھا۔ یہ ہیوی بسز کا اڈہ تھا وہاں ہر برادری کے لوگ آتے تھے جیسے پاکستان کے کونے کونے سے اپنے گھروں کو جا رہے ہیں۔

"ارے kk یہ تم کہاں لے آئے؟ ایسا لگ رہا ہے جیسے پھر ہندوستان ہجرت کرنے جا رہے ہیں۔"

"چپ کر فلیش! سن یہ وہ اڈا ہے جہاں بہت سے ہمارے آباؤاجداد آکر آباد ہوئے تھے، 1947 کے بعد یہاں ایک عظیم پریشانیوں کی دھوپ سہی ہے تو نے مفت میں پایا ہے ملک، تم تو یہی کہہ سکتے ہو۔"

لاہور مانسہرہ ایبٹ آباد گلگت سوات پشاور راولپنڈی آجاؤ۔

ال مدینہ کی کوچ میں kk نے چوتھی رو میں کھڑکی والی سیٹ پکڑ لی۔ تیمور نے بیگ سنبھال کے رکھ دیے۔ "یار kk تیرے لیے بس میں آرہا ہوں یہ تو نے کہاں پھنسا دیا۔"

"آرام سے آکر بیٹھ جا یہاں۔"

Clubb of Quality Content

اس نے سیٹ پہ ہاتھ رکھ کے اشارہ کیا منہ کھڑکی کی جانب تھا تیمور وہاں بیٹھ گیا۔

کے کے (kk) نے ایئرپورٹس نکالے۔ دونوں گانے سن رہے تھے بس چل پڑی مگر مسئلہ تو ایک آنا ہی تھا تیمور کو سفر میں موشن سکنس کی بیماری تھی۔ بس چل رہی تھی۔ تیمور kk کے شانوں پہ سر رکھے مزے سے سو رہا تھا۔ اچانک اُس کے دائیں جانب والی دو سیٹ جو خالی تھی اُس میں ایک لڑکا آکر بیٹھ گیا۔

وہ لڑکا قریب سے بہت گھور رہا تھا جب جب kk کی نگاہ ملتی وہ کچھ جانا پہچانا سا لگتا مگر اس نے ماسک لگا رکھا تھا۔ ملتان کے اسٹیشن پر بس رکی kk کو سخت بھوک لگی تھی اس نے تیمور کو جگایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اٹھ جا ساری دنیا آگے چلی گئی تیری نیند نہیں اڑے گی۔"

kk نے مست کڑاہی آرڈر کی۔ تیمور نے بھی بھوک سے دو چار کھانے پر حملہ بول دیا۔

وہ لڑکا بھی وہاں چائے پینے کے لیے اترا۔

نماز کے وقفے کے بعد بس اسٹارٹ ہوئی۔اُس آدمی کے ساتھ ایک عورت آکر بیٹھی۔

وہ آدمی kk کو مخاطب کر کے رعب والے انداز میں بولا۔

"برادر آپکو مسئلہ نہ ہو تو آپ اٹھ جائیں وہاں سے یہ عورت پیٹ سے ہیں اُس کو جگہ دے دیں۔" kk نے بنا سوچے تیر نشانے پر ٹپکایا۔

"اگر اتنی ہی اس بہن کی فکر ہے تو اپنی سیٹ دے دو۔میرا بھائی یہاں سے نہیں جائے گا۔جسٹ لڑکی کے نمبر لینے کے لیے فالتو کی مشروتی نہ رکھو۔"اس لڑکے کی آنکھوں میں صاف آگ جلتی دکھائی دے رہی تھی۔

"کے کے(kk) تم یہ کیا کہہ رہے ہو؟میری جگہ آکر بیٹھ جائیں میں کھڑا ہو جاؤں گا۔"kk نے چپکے سے تیمور کو کمر سے دبایا۔"بیوقوف اُس کی اپنی بیٹی ایک سیٹ پر بیٹھی ہے ہمیں اُٹھا رہا ہے۔یہ کراچی والے لوگ ہیں جر منس نہیں ہیں سمجھو۔"فلیش نے لمحے بھر سوچا سیٹ پر جگہ ہے۔

"کتنے بدتمیز لوگ ہیں آج کل کوئی تمیز نہیں ہے،ان کو بڑوں کا ادب تو سکھایا ہی نہیں کسی نے پتا نہیں کون پیدا کر کے روڈ پہ چھوڑ دیتا ہے۔"kk غصّے میں لال ہو گیا تھا اُس کے چہرے پر وینس نکل آئی تھی۔

چہرے پر دہشت دکھ رہی تھی۔ تیمور نے معاملے پر پانی چھڑکنے کے لیے قدم اٹھایا۔۔

"بھائی صاحب آپ بڑے ہیں ٹھیک ہے تو یہ جو آپ کی چھوٹی سی بیٹی ہے اُس کو گود میں لے لیں اور یہ سیٹ آنٹی کو دے دیں سیٹ آپ نے ہمیں لے کر نہیں دی، ہم نے اپنے پیسوں کی لی ہے۔"

اس آدمی کے جیسے منہ پر تمانچہ لگ گیا تھا۔"فلیش یہ لوگ سب ڈاکو ہیں مجھے چھوٹے ابو یہی سکھاتے تھے کہ کسی پر رحم نہ کھایا کرو پہلے سوچا کرو۔ عقل کی تلوار سیف جہاد سے زیادہ تیز کاٹتی ہے."

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اچھے انسان کو دھوکا دینا آسان ہے بہت فلیش۔"

"وہ کیسے؟" تیمور پوچھ رہا تھا(دونوں سامان اُتار رہے تھے وہ پشاور کے کوہاٹ اڈہ پہنچ گئے تھے)اچھا انسان ہمیشہ رحم دل ہوتا ہے وہ سوچتا ہے لوگ وقت کے ساتھ سدھر جاتے ہیں مگر وہ یہ بھول جاتا ہے کہ جس کھیت کو گندے پانی سے سیراب کیا جائے وہ پوری عمر گندا

رہتا ہے۔ تو دشمن اُس کی نرم مزاجی کو اپنا ہتھیار بنا لیتے ہیں جیسے اُس لڑکے نے ہمارے ساتھ کیا۔"

"چل شکر ہے یار kk چوبیس گھنٹے کا سفر کر دیا ہم نے آخر، میں تو زندگی میں ایسا سفر پھر نہ کروں۔" تیمور رومال سے پسینہ پوچھ رہا تھا وہ دونوں ایک کار کے پاس آئے۔

"بھیّا گلبرگ ٹاؤن جانا ہے۔"

"بیٹھ جاؤ۔" تیمور نے دروازہ کھولا ہی تھا کہ kk نے دروازے پہ زور لگایا۔

"کیا ہوا kk اب یہ نہ بولنا کہ یہ کرایہ زیادہ ہے۔ پیسے ہیں تو ہمارے پاس۔"

"Shut up

تم خاموش ہی رہو۔" kk کھڑکی میں جھکا۔ "جی کرایہ کتنا لگے گا؟"

"ساڑھے آٹھ سو روپے لگیں گے۔" kk کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔ "لو جی یہ دیکھ لو۔" اس نے منہ اوپر کر کے کہا۔ "ٹھیک ہے ہم آگے دیکھتے ہیں۔"

"بھائی 800 دے دو چلو۔"

"نہیں شکریہ 300 کی جگہ 800 یعنی کپڑوں پہ جج کر لیا۔"

"افف kk ہم جا رہے ہیں۔"

"تم چپ کرو خاموش ہو کے میرے پیچھے پیچھے آؤ۔" وہ آگے گیا آگے سے بندے نے بتایا 350Kk نے تیمور کو اشارہ کیا وہ آکر گاڑی میں بیٹھ گیا۔

"کیا حاصل ہوا 350 روپے بچا کے؟"

"تیمور!!" اس نے منہ پہ ہاتھ رکھ کے اُسے تنبیہہ کی۔

"گاڑی چلایئے بھیا!" پھر تیمور سے مخاطب ہوا۔ "تم خود نہیں کماتے تبھی 350 کچھ نہیں ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"دے دیں مجھے چھوٹے صاحب۔" تیمور نے ملازم کو بیگ پکڑا دیا۔ ملازم نے kk سے مانگے اس نے منع کیا وہ خود لے کے آرہا تھا۔ اس نے ایک نگاہ فلیش کو دیکھا تیمور نے بیگ واپس مانگے۔

اب دونوں بیگ خود اندر لانے لگے۔ یعقوب تیسری منزل کی چھپ پر کھڑے سگار پی رہے تھے۔ انہوں نے اوپر سے سارا منظر دیکھا اور خوشی کے تصورات دے کر واپس اپنی چیر پہ بیٹھ گئے۔

"السلام علیکم بابا۔ "تیمور بھاگتا بھاگتا ان سے لپٹا۔یعقوب نے بھی اسے گلے لگایا

کے کےkk ان دونوں کو یوں ہی دیکھتا رہا اس کے لیے دنیا تھم گئی تھی وہ محرومیت

کے اس گڈھے میں گر گیا تھا جہاں سارے راستے اس پہ قبر کی مٹی ڈال چکے تھے۔اسے وہ

وقت یاد آیا جب اس کے اپنے بابا سکندر گل نے اسے گلے لگایا تھا۔ان کے انتقال کے بعد

اس کی ماں کی شادی ان کے چاچو سے ہو گئی تھی، جنہیں وہ چھوٹے ابو بولتے تھے۔فرح

صرف اس کی اپنی بہن تھی باقی عالیہ اور حنید اس کے سوتیلے بہن بھائی تھے۔وہ 16 سال

بنا باپ کے، مشکلات ایک ایک ڈراؤنے خواب کی فراست بن کے اس کے سامنے آئیں۔

تین منٹ بعد یعقوب کی نظر kk پر پڑی۔اس کی آنکھوں سے بہتے آنسو اُسے جیسے

تکلیف دے رہے تھے۔

"kk ادھر آؤ۔"kk نے جیسے سنا ہی نہیں تھا وہ مدہوش تھا چنانچہ وہ kk کے پاس

گئے اسے گلے لگایا۔

کے کے kk نے انہیں گلے لگانے کا سوچا پھر اس کے سامنے وہ دھوکے آ گئے جو اپنوں

نے کیے تھے۔اس نے کمر پر ہاتھ رکھنا ضروری نہ سمجھا۔یعقوب آغا نے اس کے چہرے سے

ناول کلب
Clubb of Quality Content

وہ آنسو پوچھے۔اسے دوبارہ گلے لگایا اس بار kk نے بھی گلے لگایا۔ تیمور وہیں سے بولنے لگا۔

"اہم اہم دونوں کی وضع میں خلل آیا ہمارا سرپرائز کدھر ہے ؟"

کے کے (kk) بہت ڈرا ہوا تھا اس نے سونے کی اجازت لے لی۔

یعقوب نے تیمور کو مختلف پتنگیں دکھائیں اور وہ خوشی سے جھومنے لگا۔"یہ ہے بسنت، افغان اور پٹھان دونوں مانتے ہیں یہ بچپن کی یادوں کو اور دوستی کے تاروں کو مضبوط کرتی ہے۔"

"میں یہ دکھاؤں kk کو؟" تیمور نے جیسے سوال پوچھا تھا۔"نہیں نہ دکھاؤ وہ ابھی پریشان ہے۔"

"ویسے بابا وہ مجھ سے ناراض ہے." تیمور نے سفر کی ساری کہانی بتادی۔

"وہ بندہ میں نے بھیجا تھا تم دونوں کی حفاظت کے لیے وہ میرا آدمی تھا کہ تم دونوں کو کوئی نقصان نہ پہنچادے اس لیے لیکن kk بہت ذہین بچہ ہے اور یہ سب حالات اکیلے گزار چکا ہے اس سے کچھ سیکھا کرو۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بسنت کے تہوار کا اندازہ خوب ہو رہا تھا۔ عصر کے چار بج رہے تھے ہلکی سی ہوا چل رہی تھی۔ آسمان میں پتنگیں ایسے نظر آ رہی تھیں جیسے دشت میں ریت کے ذرے پر شیشے کا گمان۔

ایک لمبے فٹبال گراؤنڈ میں کئی بچوں نے پتنگیں اڑائی ہوئی تھی۔ اس میں مقابلہ بہت وزنی ہوتا تھا۔ وہی جیتتا تھا جس کی پتنگیں آخر تک آسمان میں بچ گئی یعنی شام کی اذان تک۔ اسی گراؤنڈ کے پیچھے ایک عمارت بن رہی تھی جسکی دوسری چھت پر تیمور اپنی پتنگ اڑا رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

تیمور کو سبز رنگ بہت پسند تھا اس کی پتنگ بھی سبز اور کالی لائنز پر ڈیزائن شدہ تھی۔ یعقوب اپنے گھر کی چھت سے اسے دیکھ رہے تھے اور kk وہیں بیٹھا رس گلے کھا رہا تھا اور ایک انگریزی کتاب پڑھ رہا تھا۔ "kk تم نہیں اڑاؤ گے؟"

"نہیں میں بہت کچھ اڑا چکا ہوں بابا." یعقوب نے پھر رخ تیمور کی جانب کر دیا۔

"لیکن kk بچے تو یہ سب شوق میں کرتے ہیں۔"

"ابو بات ہی یہی ہے کہ میں بچہ نہیں ہوں۔" یعقوب ہنس پڑے... کچھ ٹائم تک خاموشی رہی۔ "ارے وہ دیکھو ایک سفید قمیص پہنے لڑکا سب پتنگ کاٹ رہا ہے گرلز اسکول کی ٹانکی پر کھڑا ہے."

کے کے (kk) کو یہ باتیں متوجہ نہ کر سکیں۔ "ارے تیمور والی نے بھی دو کاٹ دی۔" وہ خوش ہوا مگر نگاہیں ابھی تک کتاب پر تھیں۔

"وہ کالی والی پتنگ تو تیمور کی پتنگ کے پاس آ رہی ہے تیمور تو پتنگ اُتار رہا ہے۔" kk نے آسمان پہ دیکھا۔ تیمور بہت ڈرا ہوا تھا اس کی گدی الگ سمٹ جا رہی تھی۔ نیچے گراؤنڈ والے ڈر گیا ڈر گیا کے نعرے لگا رہے تھے۔ کالی پتنگ بھی وہیں سے آ رہی تھی۔

اس کے پیچھے اچانک سے شمال کی سمت سے نیلی سفید سی پتنگ نے کالی پتنگ کو ضرب لگائی۔ وہ ڈوری عجیب ہو گئی تھی۔ اس لڑکے کا جوش جواب دینے لگا تھا تیمور بھی چوکس تھا۔ نیچے گراؤنڈ پر عوام میں خاموشی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کھینچم کھینچائی کی جارہی تھی۔ فلک پہ پتنگ نظر آرہی تھی۔ایک سبز ایک کالی ایک نیلی اور سفید۔کچھ دیر کے بعد کالی والی پتنگ کٹ گئی۔سارے بچے اس کو پکڑنے کے لیے بھاگنے لگے۔

اب سب کا انتظار سبز اور سفید پر آگیا تھا۔نیلی والی آہستہ آہستہ نیچے اترنے لگی۔سب نے رخ موڑ کے دیکھا تو وہ پتنگ kk اڑا رہا تھا۔وہ تیمور کے گھر کی چھت پہ تھا اور اس کے بابا نے ڈوری ہاتھ میں پکڑی تھی تیمور کی خوشی کا ٹھکانہ نہ تھا۔

تیمور دوڑتا دوڑتا گھر آیا kk کو گلے لگایا۔"تھینکس kk۔مجھے نہیں پتا تھا کہ تمہیں کائٹ اڑانی آتی ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ابے فلیش کے بچے مکسچر تو ہے میں خالص پٹھان ہوں۔"

"اب صرف امی کشمیری ہیں ناں ابو تو پٹھان ہیں ناں."

"اچھا روو مت میں نے گول گپے منگوائے ہیں ساتھ کھائیں گے۔"

کراچی میں 11 ویں کی کلاس دو ہفتے قبل دسمبر سے اسٹارٹ ہو گئی تھی۔

"السلام و علیکم ایوریون۔"

"و علیکم السلام." مجمع میں مشترکہ جواب ملا۔ میڈیم شازیہ کالج اسٹاف کی سینئر ٹیچر تھیں۔ وہ بہت خوش اخلاق تھی۔ نقاب سے فل چہرا ڈھانپ رکھا تھا۔ سینئر اُن کی بہت عزت کرتے تھے۔ اُن کے کردار کی طرح اُن کا اندازِ بیان بہت آسان اور دلچسپ ہوتا تھا۔

کالج کے تین سیکشن تھے جس میں کمپیوٹر سائنس والے الگ ہوتے تھے میڈیکل والے الگ اور انجینیئرنگ والے الگ صرف کچھ مشترکہ اسباق تھے جیسے کیمسٹری کی کلاس انجینئرنگ والے اور میڈیکل والے ساتھ لیتے تھے، فزکس والے تین ساتھ لیتے تھے پاک اسٹڈی، اسلامیات، اردو، انگریزی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کلاس اسٹارٹ ہو گئی تھی۔ میڈم شازیہ ابھی کوویلنٹ بانڈنگ اور آئنک بانڈنگ میں فرق بتا رہی تھیں۔ ان کی عادت تھی کہ وہ اچانک سوال کر دیتی تھیں۔ پڑھتے وقت اکثر جواب خضر دے دیتا تھا کیونکہ وہ شروع سے اسی کالج کے اسکول کا ٹاپر رہ چکا تھا۔

"What is the valency of chlorine?"

پوری کلاس میں سناٹا چھا گیا۔سب کا رخ خضر کی جانب تھا۔خضر نے ان کی امید کی تائید کی اور جواب دے کر سب کو سکون بخشا۔

میڈم ابھی پڑھا ہی رہی تھی کہ دو لڑکے اندر آئے۔

"AoA may I come in mam?"

انگریزی کی طرزِ گفتگو بالکل انگریزوں جیسی تھی ساری کلاس کو متوجہ کر دیا۔

"Yes please! what's your name?"

"Me myself taimoor hussan and he's my friend."

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"Ok settle down both of you are already late."

میم نے ایک کیمیکل ایکویشن ڈالی اور ہر کسی کو سوچنے کے لیے کہا۔سب نے پھر خضر کو پوچھا۔خضر خود سالو کرنے میں مگن تھا۔"آفٹر ٹو منٹس میں آپ میں سے کسی کو بھی بورڈ پہ بلاؤں گی تو آپ نے سالو کرنا ہوگا۔"ٹھیک دو منٹ بعد میڈم شازیہ نے تیمور کے دوست kk کو اشارہ کیا۔

"ادھر آؤ۔" میم نے مارکر پکڑاتے ہوئے اُسے مخاطب کیا۔ کے کے اس وقت کلاس کا جائزہ لے رہا تھا۔

کے کے (kk) بنا نظر اوپر کیے وہاں گیا۔ پہلے ایک بار ایکویشن پڑھی میڈم کو دیکھا پھر ایکویشن دیکھی۔ "میڈم آئی ایم سوری بٹ یہ ایکویشن میں مسٹیک ہے. اس میں ٹوٹل چارج 3+ آئے گا۔"

"ہمم تو؟" kk نے باقی ایکویشن حل کر دی۔ وہ ٹاپک ایک نیو ٹاپک تھا شاید تبھی خضر بھی فیل کر گیا تھا۔

"شاباش بیٹا کہاں سے پڑھا ہے آپ نے یہ سب لگتا ہے آلریڈی پتا تھا آپ کو؟" سامنے سیٹ پہ بیٹھی طوبیٰ اسے گھور رہی تھی کیوں کہ وہ سب کی ایکسپکٹیشنس کو پار کر گیا تھا۔ خضر نے اُسے پہچان لیا تھا۔ یہ تو وہی لڑکا تھا جس نے اُس مارکٹ کے پاس بچے سے چاکلیٹ چوری کی تھی اور ڈرا کے بھگا دیا تھا کیوں کہ وہ اُس روز وہاں کافی شاپ پر ہی تھا۔

گھنٹی کا الارم بجا، کلاس اوور ہو گئی تھی۔ میم چلی گئیں تھیں۔ تیمور اُس کو داد دیتا ہوا کینٹین سائڈ پر آیا۔

نولز کلب
Club of Quality Content

"یہ لڑکا مجھے ایک نمبر کا چالباز اور اکڑو لگتا ہے خضر۔" آفاق بنا سانس لیے بول رہا تھا۔

خضر اُس پہ نظریں جمائے سینڈوچ کھا رہا تھا۔ کینٹین کی دوسری جانب گرلز اپنی لائن لگائے کھڑی تھیں۔

کے کے بات طوبیٰ سے کر رہا تھا مگر وہ برسات کی ترسی ہوئی اشکوں کا ٹھکانہ زرا ہی تھی۔ (زارا کی نگاہیں کے کے کی نیلے نیلے نینوں کو اپنا قبلہ تسلیم کرنے لگی تھیں، کچھ دیھر تک ان مدحوشِ نینوں نے محبت کے خط لکھے کچھ پل میں یہ نشہ اتر گیا۔) سمعیہ بھی وہیں تھی۔ "زارا تم اُسے جانتی ہو کتنا ہینڈسم اور اسمارٹ ہے۔"

"جانتی ہوں بہت اچھے سے جانتی ہوں یہ ایک نمبر کا گھمنڈی اور اکڑو ہے۔"

طوبیٰ اپنا لنچ لے کر kk کے پاس آئی۔ "یہ لو لگتا ہے تمہیں باہر کا کھانا نہیں پسند۔"

"جی شکریہ مگر میں کسی سے کچھ نہیں لیتا۔"

"آئی نو بٹ میں دے رہی ہوں آپ شاید گھر کے کھانے کے عادی ہیں۔"

تیمور خاموشی سے اس کو سن رہا تھا۔ ضرور کچھ کھچڑی پک رہی ہے اس لڑکی کے مائنڈ میں۔ وہ دل میں یہی گمان رکھے تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جی دراصل مجھے اپنے ہاتھ کی چیز پسند ہے کسی کے ہاتھ کی نہیں۔" تیمور نے kk کی شکل کو جانچا کہ یہ کیا بول رہا ہے اسے تو کھانا بہت پسند ہے جتنا ٹینشن ہوتا ہے اتنا کھاتا ہے۔ طوبیٰ آدھا پراٹھا پکڑا کے وہاں سے چلی گئی۔"kk تو نے جو یہ بولا کیا وہ سچ تھا؟؟اب اگر تو نے 100 روپے بچانے کے لیے لڑکی سے ٹپ لی ہے تو تجھ پہ لعنت۔" تیمور اُکتایا ہوا تھا۔kk نے اسے آنکھ ماری۔"اب میرے فینز ہیں تو انجوائے کر۔" "پیسے بچا کے کیا ملا؟"

"کچھ نہیں میں نے اپنا انٹرو کرایا ہے اب یہ اپنی سب فرینڈز کو بولے گی اور وہ میری دیوانی ہو جائیں گی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کلاس اسٹارٹ ہو چکی تھی۔ خضر آفاق پہلے ہی دوڑ کے کلاس میں آچکے تھے۔"اب ہمیں چلنا چاہیے مجھے لگتا ہے سر آگئے ہوں گے۔ سینئر بتا رہے تھے کہ وہ بہت بے عزت کرتے ہیں۔"

"اُن کی بے عزتی سے ڈر کے میں اپنا اصول نہیں بدلتا میں لاسٹ میں آؤں گا، تم جاؤ۔" تیمور نے ہاتھ سے بیگ کو تھاما اور وہاں سے نو دو گیارہ ہو گیا۔

تھیوری آف ریلیٹیویٹی(Theory of relativity)سب کچھ قرآن سے لیا گیا ہے۔ان انگریزوں نے اپنانام دے دیا۔ٹاپک جاری تھا۔

"Am i allowed to sit inside sir?"

دروازے میں کسی پہریدار کی طرح کھڑاkkاب اندر آگیا۔

"Stop there!!"

15منٹ پہلے کلاس اسٹارٹ ہو گئی ہے تم کہاں تھے؟"یہیں کھڑے رہو۔"

"Anyone who can explain the theory now with its mathematical significance?"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کلاس میں سناٹا تھا۔

"Sir can I?"

خضر نے پین اُٹھا کے اشارہ کیا۔kkنے خضر کو پہچان لیا تھا یہ وہی بندہ تھا جس کی کالی پتنگ کٹی تھی اُس دن پشاور میں،اب یہ کراچی بھی آگیا پھر میری ہی کلاس میں؟"خضر نے ڈیفینیشن دی اورا یکسپلینیشن اسٹارٹ کردی۔سر پیچھے بیٹھ گئے تھے۔kkکو بہت ہنسی آرہی تھی۔

خضر کے جیب میں ایک تصویر تھی جو kk نے دیکھی لی تھی۔ یہ وہی تصویر تھی جو سعدیہ نے اُسے دی تھی۔ اُس کی بچپن کی تصویر جِس میں وہ رینگ رہا تھا۔

"Why are you laughing idiot?

ضرور تم اپنے ماں باپ پر بھی ہنستے ہو گے۔ جیسے ماں باپ ویسی اولاد۔" ٹیچر کی موجودگی میں یہ سب تیمور کو برا لگ رہا تھا مگر وہ خاموش رہ سکتا تھا۔

"آؤ تم سالو کرو باقی کی ایکویشنس وتھ پروف۔ میڈیکل لے کے سمجھتے ہیں جیسے ٹاپرز ہیں."

"سر میں کرلوں گا سالو مگر میری ایک بات ہے جو میں کہوں گا بعد میں وہ آپکو سننا پڑے گا سر جی" کے کے کے لہجے میں امید کے موتی دھمک رہے تھے، نوید سر نے ہاں میں سر ہلایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

خضرا سٹیج پر ابھی بھی کھڑا تھا وہ رستم کی جانب کھسکا اور مار کر kk کو پکڑا دیا۔ خضر کے دل میں اُس کی اب کی ہونے والی رسوائی پر دل میں لڈو پھوٹ رہے تھے۔ کے کے (kk) نے مار کر لیا اور انگریزی میں بتانا شروع کیا۔ آئینسٹائن کے بیک گراونڈ سے کرتے کرتے وہ موشن کو لے آیا، پوری کلاس ہکا بکا رہ گئی۔

تیمور اپنی چیر سے کھڑا ہوا اور تالیاں بجانے لگا۔ سمعیہ نے بھی فلیش کی پیروی کی۔ دیکھتے دیکھتے ساری کلاس تالیوں سے گونج اُٹھی۔

"آپ کو ریلیجن سے سائنس کو جوڑنے کی ضرورت نہیں تھی سر۔ جس نے جو کیا ریسرچ کیا اگر ہم یہاں بیٹھے ہیں تو کسی کی 18 سال کی ریسرچ کو کاپی نہیں کہہ سکتے۔ دوسری بات آپ کو پہلے دن کسی اسٹوڈنٹ کے فیملی بیک گراؤنڈ پہ ہاتھ اٹھانے کی اجازت نہیں ہے آپ یہاں پڑھانے آتے ہیں بے عزتی کرنے نہیں۔ میں ہنس رہا تھا اس کے لیے معذرت اور تیسری بات کسی کے انداز یا خاموشی کو اس کی ذہانت پر نہ لے کر جائیے گا۔ اِدھر بہت سے ایسے بیٹھے ہیں جن کو سب کچھ آتا ہے لیکن وہ آپ کے ڈر کی وجہ سے نہیں

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بولتے۔مجھے لگتا ہے شاید میں نے بد تمیزی کرلی یہ سب کہہ کر معذرت اِس کے لیے مگر یہ آپکو کوئی اور نہ بولتا۔"

"تمہارا نام کیا ہے اپنا انٹر ودو پہلے تمہیں نہیں دیکھا میں نے۔"

"میری بات ختم نہیں ہوئی سر میں سیدھی بات کرنے کا عادی ہوں پیٹ پیچھے بات نہیں کرتا میرا نام ہے خلیل خان سکندر سب مجھے kk کہتے ہیں آپ بھی کہہ سکتے ہیں لیکن آپ مجھے kk نہیں کہیں گے کیوں کہ آپ کی میڈیکل والوں سے نہیں لگتی۔

"خلیل نے گھوم کے بورڈ کی طرف اشارہ کیا۔"یہ ایکویشن صرف engg والوں کو آتی ہے خضر لوگوں کو آتی ہے یہی آپ کی سوچ ہے ہمیں نہیں آتی، آج سے یہ سوچ بدل لیں۔"

"رکو میں ہیڈ ماسٹر کو بلاتا ہوں کن بد تمیز بچّوں کو ایڈمیشن دے دیا ہے."نوید سر کے طیش کی انتہا نہ تھی۔کے کے چہرے پر خوف تو کیا بل تک نہ نظر آرہا تھا۔

نوید سر اٹھ کے کلاس سے باہر چلے گئے۔ساری کلاس kk کے پاس آئی۔اُس سے انٹرو مانگا اور اُس کے عظمت کے چرچے گنوانے لگے۔kk کو ذرا بھی علحیدہ محسوس نہ ہوا تھا کیوں کہ وہ یہ سب آلریڈی کافی بار دیکھ چکا تھا اسکو اپنی زہانت پر پورا اعتماد تھا۔

"خضراب تو تیرے لیے ایک اور دشمن آگیا ہے زارا کے بعد میڈیکل میں ایک اور زہین۔"

آفاق خضر کو چیلنج کرتے ہوئے بولا۔خضر ایک دم بولنے لگا۔"دیکھ لیں گے دیکھ لیں گے اِس اکڑو کی انرجی بھی۔"طوبیٰ نے خلیل کو اپنے ساتھ بیٹھنے کی آفر کی۔فزکس کی کلاس اوور ہو گئی تھی ریاضی کے اسٹوڈنٹس اپنی کلاسز میں جا رہے تھے۔خضر بھی کتابیں ٹٹول رہا تھا۔

"ویل ڈن خلیل تم نے بہت اچھا کیا پہلی بار لگا کہ تم انسان ہو۔"زارا بوتل ہاتھ میں لیے اس کے پاس سے گزری۔خلیل کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ ابھری۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دو ہفتے بعد۔۔۔

"آج فرسٹ کلاس بائیو کی ہے لیٹ چلیں گے۔"

"ابے نہیں یار جلدی تیار ہو۔" تیمور ٹائی باندھ رہا تھا، خلیل اپنے جوتے پر تھوک لگا کے صاف کر رہا تھا۔

"یار خلیل ایک نمبر کا بدھو ہے سامنے پالش کا ڈبّا ہے پالش کر دو پر و پر لی یہ کیا بنگالی بابا بن کے اسپیٹنگ کر رہے ہو. اب اگر یہ بولا کہ خرچہ بچا رہا ہوں تو ابو کو بتا دوں گا۔" تیمور شیشے میں بال بناتے ہوئے بول رہا تھا۔

"اچھا اچھا ٹھیک ہے کر دیتا ہوں۔ "دونوں تیار ہو گئے تھے۔" یہ کیا حلیہ ہے گنڈا لگ رہا ہے تو۔ "تیمور نے سر سے پاؤں تک خلیل کو دیکھا۔ خلیل نے اسے آنکھ مار کے کہا۔" گاڑی میں بیٹھ آج میں چلاؤں گا زیادہ بات نہیں کری۔"

ہاتھ میں چابی کو گھماتے ہوئے اس نے تیمور کے لیے دروازہ کھولا۔ "لیڈیز فرسٹ۔"

تیمور نے مصنوعی سی مسکان دی اور پھر بیٹھ گیا۔ "میں بتا رہا ہوں خلیل اگر تو نے کچھ ایسا ویسا کیا تو جان سے جائے گا۔" kk نے کھڑکی میں سر رکھ کر کہا۔ "ڈونٹ وری سویٹ ہارٹ (Don't worry sweetheart) فل پر نسیس ٹریٹمنٹ ملے گا۔"

خلیل نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی تھی۔ دونوں سیٹ بیلٹس باندھ رہے تھے۔

"انور کا گیٹ کھولنا اور بابا کو ناشتے میں آملیٹ اور فرائیڈ بریڈ کے علاوہ کچھ نہ بنا کے دینا ورنہ وہ کچھ نہیں کھاتے۔"

"او کے چھوٹے ساب جی۔" ملازم نے بات کی تعبیر میں سر ہلایا گاڑی چلی گئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"May i come in mam?"

"Yes you may."

تیمور جلدی سے پہلی سیٹ پہ آ کر بیٹھ گیا۔ خلیل شاید کار پارک کرتے ہوئے رہ گیا تھا اور اس کو ملال تو ہوتا ہی نہیں تھا۔

"Hey Assalamualaikum mam shall I be seated there.

اُس نے لاسٹ والی کرسی کا اشارہ کیا۔۔۔بہت خوبصورت ساچہرہ لیے وہ نیلی نیلی آنکھوں کا مالک تھا، کلین شیو، چہرے میں عمدہ نقوش اس بات کا ثبوت تھے کہ وہ ہزاروں میں ایک تھا۔لمبے کھلے سیاہ بال تھے جس کا پڑاؤاُس نے خوبصوت طریقے سے سنبھال رکھا تھا۔

سفید شرٹ تھی کالی پینٹ تھی، شرٹ کے وسط میں ٹائی تھی جو نیچے جھوم رہی تھی لگا جیسے پھانسی کا پھندا ہو۔کالرز کھلے ہوئے، کسی عمدہ فرانسیسی پرفیوم کی خوشبو آرہی تھی۔سلیوز فولڈڈ، ہاتھ پہ فولڈ کی ہوئی کلائی پر وینس نے اپنی سڑکیں بنا رکھی تھیں۔ہاتھ کے کنارے پر دو بینڈز تھے اور دو سرمئی انگوٹھیاں۔

بائیں ہاتھ پہ ایک قیمتی سی واچ تھی اور کندھے پہ ایک کالا سا بیگ تھا جس کا وزن کچھ نہ تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"وعلیکم السلام ! یس کَم اِن۔" طوبیٰ جیسے اُس سے بہت متاثر تھی۔اُس کی کرسی پر آفاق بیٹھ گیا اُس نے اشارے سے پوچھا تو میم کی طرف آفاق نے ہاتھ بڑھایا خلیل نے پیچھے مڑ کے دیکھا تو میم نے بھی گونگو کی زبان میں پہلی سیٹ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

وہ زارا کے ساتھ والی سیٹ تھی۔زارا عجیب سامنہ بنائے اُسے دیکھ رہی تھی۔ خلیل کو مستی سوجی وہ آکر بیٹھ گیا۔

ٹاپک شروع ہو گیا تھا۔ خلیل سب سن رہا تھا اور بہت متوجہ تھا۔"اب یہ فلو چارٹ آپ سب بنائیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پین... پین کہاں گیا؟" وہ بیگ میں ڈھونڈ رہا تھا اُس نے فلیش کی طرف مانگنے کے لیے اشارہ کیا۔ تیمور نے اُسے زارا سے مانگنے کا سگنل دیا۔

"ایکسکیوز می آپ کے پاس پین ہے؟" وہ گھبرایا ہوا تھا۔ "نہیں ہے۔"

"کیا ہوا خلیل؟" میم زیبا نے اُس سے پوچھا۔ "میم وہ زارا کے پاس پین نہیں تھا تو وہ میں نے دے دیا۔"

"اچھا اچھا ٹھیک ہے اب یہ سب ریڈ کرو۔" اُس کی نظریں میم سے ہٹی ہی تھی کہ زارا اپنا منہ اوپر کیے ہوئے تپی ہوئی مرغی بنے اُسے دیکھ رہی تھی۔ "سو۔۔۔سوری وہ دراصل مجھے یہ سب کرنے کی عادت نہیں ہے میں ویسے ہی یاد کرلیتا ہوں۔

زارا نے کچھ نہیں کہا اُس نے اپنے طیش کو اندر دبایا اور دوبارہ بک پڑھنے لگی۔

"کل سے ہم چیپٹر 5 اسٹارٹ کریں گے۔"

"خلیل کل کیمسٹری کی میم تمہاری تعریف کررہی تھیں۔

"زارا ویسے یہ کیمسٹری کی میم تو میری ٹاپ فین بن گئی ہیں۔ لگتا ہے nd year 2 کے بعد داماد رکھ لیں گی۔"

"Shut up

مجھ سے یہ بیہودہ مذاق نہ کرو۔" وہ بکس اُٹھا کے لائبریری جا رہی تھی۔ خضر کو لائبریری میں پا کر وہ وہاں اُس کے ساتھ بیٹھ گئی اور باتیں کرنے لگی۔ خضر بس اُسے دیکھ رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

خلیل لنچ کے لیے کینٹین جارہا تھا۔اُس نے کھڑکی میں سے یہ منظر دیکھا۔"اوہو تو یہاں ہیں وہ دولو برڈز۔"آواز بہت بلند تھی ساری عوام کی نظر پستول کی طرح چبھی۔ تیمور نے اُس کے ہاتھ پر چمٹی کاٹی۔

"یہ جرمنی نہیں ہے جو یہاں کچھ بھی بول دو مائنڈ نہیں کرتے۔" کھینچ کے اُسے باہر نکال لایا۔ خضر اور زارا ایک دوسرے کا منہ دیکھتے رہے۔"زارا فکر نہ کیا کرو یہ ہاسپٹل پیس ہے پتا نہیں تم لوگ اسے کیسے سہہ لیتے ہو۔"زارا نے بک اٹھائی اُسے آگے پڑھنا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہیلو! سعد یہ ہوں میں۔"خضر نے لائبریری سے باہر آکر کال اٹھائی تھی یہ unknown نمبر تھا۔"خضر میں نے اپنی سہیلی کے گھر سے کال کی ہے۔میں نے پوچھنا تھا کہ آپ ٹھیک ہیں؟ مجھے بہت فکر تھی آپ اتنا سب کام کرتے ہیں۔اسٹڈی اور ماموں کا بزنس بھی سنبھالتے ہیں۔اس میں اپنی طبیعت کا خیال نہیں رکھتے۔ویسے آپ کا جواب نہیں

ملا۔"خضر خاموشی سے سن رہا تھا اُس کے تصور میں چنگیز خان نے بچی کچی آدھی دنیا بھی جیت لی تھی۔

اس نے لمحے بھر کا سانس بھرا اور کہنے لگا۔"سعدو میں نہیں جانتا کہ یہ جو احساس میرے اندر ہے یہ کیا ہے،اسے محبت کہتے ہیں یا فکر یا بس وقتی کشش ہے یا کوئی دل لگی بس جو بھی ہے تم سے ہے اور یہ پہلی بار ہوا ہے جب میں نے چھوٹی عید پہ تمہیں دیکھا تھا تم نے لال جوڑا پہنا تھا۔مجھے ابھی بھی یاد ہے وہ منظر میرے آنکھوں کو حفظ ہو گیا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سعدیہ یہ سنتے سنتے جیسے خوشی کے آپے سے باہر آگئی۔اُس کی سہیلی یہ سب پہلے سے سن رہی تھی۔"اچھا امی بلا رہی ہو نگی مجھے جانا ہے۔"اُس نے ہوا کے جھونکے کی طرح فون بند کیا وہ شرما رہی تھی۔"کیا بات ہے سنڈریلا کو شہزادہ مل گیا؟"اُس کی سہیلی پوچھے بغیر رہ نہ پائی۔"یار تجھے بعد میں آکر بتاتی ہوں مجھے کام یاد آگیا ہے۔"

خضر نے فون اُٹھا کے دیکھا تو کال کٹ گئی تھی۔"یہ کیا یارا بھی تو میں نے پوری بات بھی نہیں کی جذباتی لڑکی۔" وہ خود سے گنگنا رہا تھا۔اُس کے گالوں پہ وہ شرم اور حیا خوب آویزاں تھی۔"واو کتنے اچھے لگتے ہیں وہ مرد جو شرماتے ہیں۔ تمہیں پتا ہے خضر تمہارا نام عثمان ہونا چاہیئے تھا تمہاری شرم و حیا والی صفت مجھے بہت پسند ہے۔دنیا میں بہت کم مرد ایسے ہیں جو اس صفت کا ہنر رکھتے ہیں۔" زارا بکس لیتے ہوئے آ رہی تھی۔

"لیکن میں شرمیلا نہیں ہوں۔"

"ہاں وہ نظر آ رہا ہے کہ شرمیلے ہو یا نہیں ہو۔یہ ٹماٹر کا پیسٹ تو میرے منہ پہ لگا ہے ناں؟"خضر سر جھکائے ساری گفتگو سن رہا تھا۔"ویسے مجھے عثمان کیوں کہنا چاہیے؟ تم کچھ بول رہی تھی۔"

"حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ حسن اور جمال میں کچھ کم نہ تھے مگر اُن کے کریکٹر پر وہ شرم وحیا تھی جو اُن کے لیے ذوالنورین ہونے کا اعزاز لے لیا۔حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان تھا کہ اگر اُن کی ہزار بیٹیاں ہوتیں تو وہ اُن سے بیاہ دیتے۔"

خضر کا منہ ابھی بھی جھکا تھا لیکن چہرے کی لالی ابھی بھی نظر آ رہی تھی۔ خلیل تیمور فٹبال لیے ساتھ جا رہے تھے۔"وہ دیکھو kk!!" خلیل نے مڑ کے دیکھا۔

"These love birds need a nest dude."

فلیش ہلکا سا مسکرایا۔ خلیل بغیر کوئی دلچسپی شو کیے جارہا تھا۔ تیمور بھی بھاگ کے آیا۔

جمعہ کا دن تھا آج کالج میں عید میلادالنبی کے حوالے سے پروگرام منعقد کیا گیا تھا۔ دو کلاسز کے بعد بچّوں کو ہال میں تقریب کے مناظر سے روشناس کرنا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

خضر نے تلاوت میں حصّہ لے رکھا تھا۔ خضر اسکول ٹائم سے ہی ہر تقریب کی میزبانی کرتا آیا تھا یہ اُس کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔ آفاق نے بھی کچھ صوفیانہ نظم تیار کی تھی۔ خضر انجینئرنگ سیکشن کا تھا اور آفاق بائیو سیکشن، وہ خلیل کی کلاس کا تھا۔

آفاق سے تیمور کا چھتیس کا آکڑا تھا۔ اُسے تیمور کو جلانے کے لیے ہر ممکن کوشش کرنی ہوتی تھی شاید یہی وجہ ہے کہ یہ آگ اُن دونوں کے بیسٹ فرینڈ یعنی خلیل اور خضر کو بھی گھیرے میں لے لیتی تھی۔

"میم میں تو سلیکٹ ہوں ناں؟"آفاق نے فخریہ انداز میں اپنا تعارف کرایا۔

"میم میں بھی کر سکتا ہوں. "پیچھے فلیش نے بنا سوچے سمجھے میم کو ہاں کر دی۔اُس کا نام بھی لکھ لیا گیا۔

میم نے خلیل سے اُس کی راضی پوچھی۔"میں گانا گا سکتا ہوں یہ بک ریڈ ینگ میں میوزیکل ووکلس دے کر بک پڑھنا مجھ سے نہیں ہوتا۔"

پوری کلاس نے مشترکہ جرم میں استغفار بولا۔

اُس نے سب کو شہبازی نگاہ دکھائی۔"کیوں؟وجہ کیا ہے؟تیمور نے مجھے بتایا کہ تم بہت اچّھا گاتے ہو اور وائلن بجانے کے تم ٹاپ پرو فیشنل ایکسپرٹ ہو۔"

"اِس سے نہیں ہو سکتا میم۔"تیمور نے اسکے حق میں سر جھکایا۔

اس کے تصور میں طیش اور خفگی تھی۔اُس نے تیمور کو جیسے بولا تھا تو بیٹا باہر نکل تیرا حساب ہو گا۔

"I don’t have interest in those things”

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

حاضرین کو جیسے جھٹکا لگا۔"بٹ میں وہ پوئیٹری گالوں گا وہ کیا کہتے ہیں اُسے نعت ہاں۔"

تیمور نے سر پہ ہاتھ دے مارا۔"میم بس اس کے عقائد اور نظریے الگ ہیں آپ یہ چھوڑیں۔"زارا، طوبیٰ اور سمعیہ جیسے ہکا بکا رہ گئی تھیں۔

"اسلام علیکم، کیسے ہو خان صاحب!"

"وعلیکم اسلام میں ٹھیک آپ سنائیں۔ کیا پینا پسند کرنگے ٹھنڈا گرم؟ کچھ نہیں بس میں اپنے بچے کے حوالے سے آیا ہوں شکریہ، کیا کیا خلیل نے؟"یعقوب سنجیدہ تھے۔ پرنسپل نے پورا احوال دیا۔

"جی تو مجھے اس میں غلط تو کچھ نہیں لگ رہا؟ میرا بیٹا ہمیشہ سچ بولتا ہے اگر اس نے ایسا کچھ کہا ہے تو ایسا ہی ہوگا۔ آپ اپنے اسٹاف کو تربیت دیں کے بچوں سے اچھے سے پیش آئیں۔" اسکی کیمسٹری کی میڈم کی دونوں تعریف کرتے ہیں کیا کہ وہ بچوں کو اپنے بچے سمجھ کے پیش آتی ہونگی۔ میرے دونوں بیٹوں کے پاس ماں نہیں ہے اس لیں ان کے لیے دونوں بننے کی ہر ممکن کاویش کرتا ہوں۔"یعقوب بہت جزباتی ہو گئے تھے۔

خلیل نے سب سن لیا تھا اسکی نم آنکھوں میں ماضی کی تاریں ٹوٹ گئیں تھیں۔

سعدیہ صحن کے وسط میں بیٹھی کچھ کپڑے سی رہی تھی۔ ٹھک ٹھک دروازہ بجا۔

زرین بیگم نے دروازہ کھولا یہ تو اُس کی سہیلی تھی۔ "آؤ آؤ بیٹا۔"

"السلام و علیکم خالہ۔"

"و علیکم السلام آجاؤ بیٹی اندر آؤ۔" زرین نے دروازہ بند کر دیا۔ "تم صحن میں جاؤ میں تمہارے لیے لسی لے کر آتی ہوں۔"

"جی خالہ میں سعدیہ سے ملنے آئی تھی بس۔"

"سنگا یے شیر بانو؟" سعدیہ شرمائی وہ اُسے شیر بانو پیار سے بلاتی تھی۔

"زن شایان تا سرا نگے یے؟" حال احوال پوچھنے کے بعد اُس نے پہلی رسی خضر کی طرف کھینچی۔ "سعدو ہمارے وہ کیسے ہیں؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"وہ کون؟"سعدیہ لمحے بھر سوچ میں پڑ گئی۔"یار آخر کتنے جیجو ہیں میرے ایک ہی تو ہیں۔"سعدیہ شرما رہی تھی۔"ویسے میں سوچ رہی تھی کل ایک میلا لگنے والا ہے بٹگرام میں، میں مٹھو سے کہہ کر اپنی ساری سلوائی بھیج دوں گی 6-7 ہزار آجائیں گے وہ تجھے دے دوں گی تو اُس سے فون رکھ لے۔"

"ارے یار عمیمہ یہ کیا بچّوں والی باتیں ہیں۔مجھے فون کی ضرورت نہیں ہے، چپ کر فواد بھائی نے مجھے نیا بھیجنا ہے کینیڈا سے تو یہ رکھ لے تو نے کتنی بار میری مدد کی تھی جب امّا بیمار تھی تو تو 22 مشکیزے لاتی تھی اب میری باری ہے۔"

"یار میں واقعی خوش نصیب ہوں کہ تجھ جیسی دوست ملی ہے مجھے اور ہاں جیجو سے چاکلیٹس منگوانا۔"

"بس ارے یار تو اُن سے کیا منگوانا میں ہی لے آتی ہوں۔"

"اسلام و علیکم کیسے ہو خلیل؟ میں طوبیٰ ہوں میں نے کلاس کے واٹس ایپ گروپ سے تمہارا نمبر پک کیا ہے۔کیا۔۔۔کیا ہم کچھ بات کر سکتے ہیں؟"

Clubb of Quality Content

خلیل نے فون کے اوپر سے نوٹیفیکیشن پر میسج پڑھ لیا تھا مگر اس نے فوراً جواب دینا لازم نہ سمجھا۔ تین منٹ بعد اس نے فون اٹھایا ٹائپنگ کرنے لگا۔ "طوبیٰ کون؟"

"طوبیٰ عاصم تمھاری کلاس فیلو۔" پلک جھپکتے ہی ریپلائی آیا۔ خلیل نے یہ میسج بھی جلدی دیکھنا گوارا نہ کیا۔

"تمھاری کیمسٹری بہت اچھی ہے مجھے تمھاری ہیلپ چاہیے۔" اس بار جھٹ سے جواب آیا۔ "کون سی سبجیکٹ والی یا رومینس والی؟" مذاقیہ ری ایکٹ کرنے کے بعد یوں چھ سات میسج ہوئے آخر میں طوبیٰ نے نوٹس مانگ کے بات ختم کر دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"زارا جلدی کرو ریہرسل اسٹارٹ ہو رہی ہو گی جلدی چلو یار۔"

صائمہ افرا تفری میں کیمسٹری کی دوسری کلاس کے بعد تلاوت کا فنکشن تھا وہ اٹینڈ کرنے چلنے لگی تھی۔ "رکو ذرا یار میرا حجاب صحیح نہیں لگ رہا میں واشروم سے ہو کے آئی."

زارا بھاگتے بھاگتے بائیو لیب سے گزر کے کمپیوٹر لیب کے پاس سے ایک واشروم میں حجاب ٹھیک کرنے چلی گئی۔ سب ٹھیک ہونے کے بعد اُس نے باہر آ کر خلیل کو دیکھا اُس کی

آنکھ میں کچھ چلا گیا تھا طوبٰی ساتھ کھڑی اُس کی آنکھ میں پھونک رہی تھی۔ایسے لگا جیسے زارا کے پیر تلے زمین نکل گئی ہو۔

"لڑکی تم کتنی بے شرم ہو میں پورا کالج ڈھونڈھ رہی ہوں تمہارے پیچھے تم یہاں یہ عاشقی چلا رہی ہو۔"زارا برہم تھی۔"اور تم سستے شاہ رخ خان تمہارے لیے میم انویٹیشنز بھیجیں ؟"زارا طوبٰی بھاگتے ہوئے چلی گئی kk نے اُسے جاتے دیکھا پھر زارا کو دیکھ کے بنا کچھ کہے آنکھ مار کے آگے چلا گیا۔زارا کی آنکھیں جیسے شاک سے کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

زارا نے آگے آکر راستہ روکا۔"تمہارا مسئلہ کیا ہے مسٹر اکڑو؟"خلیل بنا کچھ کہے پر سکون انداز میں جا رہا تھا۔

"یہ کالج تمہارے باپ کا نہیں ہے۔"زارا نے ابھی یہ بولا ہی تھا کہ خلیل کے چہرے نے غصّے کا انبار لے لیا۔

"Shut up! You damn cur

نیکسٹ ٹائم میرے ابّو کا نام اپنی گندی زبان سے نہ نکالنا۔"زارا بہت ڈر گئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فنکشن شروع ہو گیا تھا۔ خضر کی نعت نے لوگوں کے دل میں گھر کر لیا تھا۔" خلیل تمہارے ہارنے کا وقت آخر آگیا۔" آفاق نے خلیل اور تیمور کو بیک اسٹیج ڈرانے کی کوشش کی۔

خلیل ہنسنے لگا۔" میں مچھلی کے ساتھ نہیں کھیلتا مجھے مگر مچھ کے ساتھ کھیلنے میں مزہ آتا ہے۔ مگر تم تو کچھوے ہو تمہارے لیے تیمور کی تین لائنز ہی کافی ہیں۔" تیمور اسے دیکھ کر ہنسنے لگا دونوں نے ایک تالی ماری۔ آفاق روم سے نکل آیا۔

خضر آگیا تھا اب خلیل کی اُس اسپیچ کی باری تھی۔ خلیل نے اسٹیج پہ آتے ساتھ ہی اسٹیج روسٹرم سے ہینڈ مائک لیا اور اسٹیج کے وسط میں آکر اسپیچ اسٹارٹ کی۔ ایسا لگا جیسے کوئی لائیو ٹی وی پروگرام ہو۔ اُس نے کافی یقین اور ولولے سے اسپیچ دینی شروع کی۔ مگر ایک مسئلہ پیش آگیا، اچانک ہی مائک بند ہو گیا تھا۔ بیک اسٹیج پہ کوئی نہ تھا جو اُس کی مدد کرتا۔

حاضرین مجلس نے کھسر پسر شروع کر دی کہ اچانک پیچھے سے آواز آئی۔" حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس بہت ہی رحم دل تھی۔" خضر وہاں سے نکل آیا۔

اسٹیج پر وہ دونوں تھے۔ خضر نے اشارہ بولنے پر کیا خلیل نے مائک اٹھا کے بولنا شروع کیا تو آواز آرہی تھی۔ اس نے خضر کو دیکھ کر مسکرانا چاہا پر خضر کی نظریں کراؤڈ پر تھی۔

اسپیچ ختم ہوئی۔ خلیل نے خضر کا شکریہ ادا کیا۔ خضر نے جواباً کہا۔ "شکر ہے مجھے لگا تھا کہ تم یہ بھی نہ کرتے۔"

افتخار ساحل کے قریب اپنے ایک فلیٹ میں اکیلے مکین تھے۔ وہاں سے وہ ساحلِ سمندر کا رُخ دیکھ رہے تھے۔ اُن کے تصوّر میں وہ انفرادی طور پر کسی اور خیالی دنیا میں مقیم تھے۔ اُن کے ہاتھ میں ایک البم تھا جس میں اُن کی اور ایک عورت کی فوٹو تھی جو کافی برس پرانی تھی۔ شاید وہ بہت پرانی تھی جو اُن کی جوانی کا ٹائم تھا۔

اس کو دیکھ کر یہ معلوم پڑتا تھا کہ وہ اُن کی ماضی کا ایک اہم حصہ رہی تھیں۔ وہ اُس تصویر پہ ہاتھ پھیر رہے تھے آنکھیں خونی رنگت لے چکی تھی۔ "کتنا وقت ہو گیا تمہیں یاد کیے ہوئے، نا جانے تم کہاں ہو کدھر ہو۔ آج بھی میں تم سے پہلی سی محبت کرتا ہوں۔ میرا دل پوری عمر سے جل رہا ہے۔ میرے اس دشتِ جگر کو اپنی واپسی سے ٹھنڈا کر دو۔" وہ اٹھ کھڑے ہوئے انہوں نے بالکونی میں ٹھہر کر نہروں کو دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تمہیں سمندر بہت پسند تھا لیکن میں تمہیں نہ دکھا سکا۔ تمہارے وہ ٹوٹے پھوٹے اُردو کے الفاظ، وہ ضد وہ روٹھنا 48 سال ہو گئے کیسے یاد ہیں مجھے۔ میرے بچے ہیں مجھے اُن سے بھی محبت ہے لیکن تم سے ملنا وہ ایک شیشہ بن کے میرے سینے پر لگے زخموں کو چیر رہا ہے۔

قسمت نے ہم دونوں کو ملوایا ہی کیوں تھا جب ملنے نہیں دیا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"قرآن میں خدا کہتا ہے کہ درخت سے پتہ گرتا ہے تو میری مرضی سے تو جب سب آلریڈی ریٹن (لکھا) ہے تو ہم یہ گناہ اور نیکی کے کانسیپٹ کو کیوں مانتے ہیں۔ جب کہ یہ آلریڈی ریٹن ہے۔"

حیدرآباد کے بازار سے 5 میل کی دوری پر ایک بہت بڑی درگاہ تھی۔ پورے سندھ میں اس درگاہ پہ لوگ اپنی منت یا درس کے لیے آیا کرتے تھے۔ محمّد بن قاسم کے 702

AD سندھ فتح کرنے کے بعد یہاں اسلامی تعلیمی نظام آیا اور اسلام نے پورے سندھ میں اپنے خلوص کی بدولت پنجے گاڑ دیے۔

حیدر آباد میں وہ درسی رواج آج بھی رواں دواں تھا یہاں درس وتدریس کا ایک عظیم مجمع ہوتا تھا۔ حیدر آباد پاکستان کا آبادی کے لحاظ سے تیسرا بڑا شہر ہے۔ پیر امجد قریشی حیدر آباد کے سب سے بڑے عالم تھے اُن کے الفاظ اور گفتگو نے کافی دلوں کو ایمان کے نور سے منور کیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

Qadr (predestination):

اللہ نے ہر چیز کو پہلے سے لکھ دیا ہے، جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

(سورہ القمر، 54:53)

ترجمہ: "اور ہر چیز کو ہم نے ایک کتاب میں لکھ دیا ہے."

یہ آیت یہ اس کا اقرار کرتی ہے کہ اللہ نے ہر چیز کی تقدیر لکھ دی ہے، لیکن اسکا مطلب یہ نہیں کہ انسان کا اختیار ختم ہو گیا ہے۔

اختیار(free will)اسلام میں انسان کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اپنے عمل کا چناؤ کرے۔اللہ نے انسان کو ہدایت دی ہے اور اُسے یہ بھی بتایا ہے کہ اُس کے لیے کیا بہتر ہے۔

اللہ نے انسان کو سمجھ اور فری ول دیا ہے، جس سے وہ اپنے عمل کو چن سکے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا(سورہ الانسان، 76:3)

ترجمہ: "بیشک ہم نے انہیں (انسان کو) راستہ دکھایا،اب وہ چاہے شاکر بن جائے یا کافر۔"

اس دنیا میں انسان کا امتحان ہوتا ہے۔اللہ نے فری ول دیا ہے تاکہ وہ اپنے عمل کی بنیاد پر امتحان دے سکے۔ہر انسان کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے عمل کا چناؤ خود کرے۔

"ابراہیم میرے بیٹے، تم بہت ذہین ہو تم یہ سب بہت جلد سمجھ جاؤ گے۔بس دین کے لیے محنت مشقت کرو۔میرے پاس بھی وہ علم نہیں ہے جو تم حاصل کرنا چاہتے ہو۔"

"امجد بابا میں آپ کا بہت بڑا مرید ہوں۔آپ کی قدر کرتا ہوں، بس یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ مذہب میرے لیے نہیں ہے۔"

"ایسا نہیں کہتے اس دنیا میں آنے کا ایک مقصد ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جس دین کو آپ مقصد کہتے ہیں وہ یہ مسلمان اسے ہی اپنے مقصد کے لیے استمال کرتے ہیں۔یہ قاری اور عالم سب سے زیادہ رشوت، زنا، بدکاری، جوا اور لوگوں کے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں۔اب میں ان سے انسپریشن لینے سے رہا نہیں۔" ابراہیم کے لہجے میں شکوا اُبھر رہا تھا۔امجد بابا نے بات کو سمجھا، کچھ دیر سناٹا رہا۔وہ بس دیکھتا رہا۔"جی میں نے کچھ برا کہہ دیا ہو تو معافی مانگتا ہوں۔"

"بس یہ کہنا ہے کہ بیٹا چند لوگوں کے لیے دین کو متاثر نہیں کرتے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

خضر عموماً وہاں آیا کرتا تھا لیکن اس بار وہ لیٹ ہو گیا تھا۔

وہ امجد صاحب کے پاس آیا۔ لیکن وہ جب درگاہ میں آیا تو وہ کسی ایک شاگرد کے ساتھ مصروف تھے۔خضر نے اشارہ کیا تو امجد بابا نے رکنے کے لیے ہاتھ ہلایا۔سفید کرتا پہنے ایک لمبا چوڑے بدن والا شخص تھا جو بیٹھا اُس کو سن رہا تھا۔

اس شخص کا چہرا خضر کے مخالف سمت میں تھا۔خضر کو اُسے جاننے کا تجسّس ہوا۔

عصر کا وقت تھا یہ خلیل اور تیمور کا جم ٹائم تھا. دونوں جو گرز پہن رہے تھے وہ بس گھر سے نکلے ہی تھے کہ انہیں ایک ڈاکیا دروازے کے پاس کھڑا نظر آیا۔اُس نے آگے بڑھ کے وہ خط خلیل کے ہاتھ میں تھما دیا۔ خلیل اب وہ پڑھنے لگا تھا۔ تیمور پیچھے کھڑے ڈاکیا کے بل اور فورم پر دستخط کرنے لگا تھا۔

"کیا ہواkk؟" تیمور کام نمٹا کے آیا۔ خلیل نے خط کو دونوں ہاتھوں سے پیچھے چھپا لیا۔ وہ بہت گھبرایا ہوا تھا۔ "کس نے بھیجا ہے؟" تیمور نے زبردستی کھینچا اور پڑھ لیا۔ تیمور بھی حواس سے باہر آگیا تھا۔ "خلیل یہ سب کیا ہے؟"

"تم کسی کو کچھ نہ بتانا اسپیشلی بابا کو۔"

موقع پر چوکا لگا خضر کی کال آگئی تھی۔ "السلام علیکم جی ٹاپر بھائی بولیے کیا کام تھا؟ نہیں ہو سکتا۔۔ نہیں ہم نے وہ سب چھوڑ دیا ہے۔ہاں شاید۔۔ چلو ٹھیک ہے ہم آتے ہیں۔"

"کیا ہوا؟" خلیل نے سانس باہر کر کے پوچھا۔ "کچھ خاص نہیں خضر تھا کہہ رہا ہے کہ کرکٹ میچ کھیلیں، میں نے منع کیا تو کہنے لگا فٹبال ٹورنامنٹ؟ تو میں نے کہا ہم آجائیں گے۔"

نوولز کلب
Clubb of Quality Content

"ابو یسلی فٹبال یہ دو بندوں سے 11 بندوں کو گیم میں کھیلانا کون سی فضول گیم ہے، ان جسٹ گیم۔پتا نہیں یہ انڈین پاکستانی وہ گیمز کیوں کھیلتے ہیں جن میں انسانوں کا نقصان زیادہ ہو ان کا اپنا فائدہ اور زیادہ۔"

" فٹبال تو فیئر گیم ہے، بال سب کے پاس آتی ہے سب کو موقع ملتا ہے کوئی ناانصافی نہیں ہوتی۔ایسپشلی یورپ جانے کے بعد تو میرے جنون کو سرخاب کے پر لگ گئے ہیں۔"

"ہاں تم صحیح کہہ رہے ہو میرے بھائی چلو جم کے بعد اُدھر چلتے ہیں۔"

جم سینٹر میں خلیل کو چار لڑکیاں بہت گہری نگاہ سے دیکھ رہی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"Excuse me my name is tasha."

اُن کا لباس مغربی تھا۔

"Ok tasha how can I help you?"

"کیا آپ میرے ساتھ ٹریننگ میں ہیلپ کریں گے؟"

"میں ٹریز نہیں ہُوں۔" باقی تین لڑکیاں وہاں سے اُسے ٹھر کی نگاہ لیے دیکھ رہی تھی۔اُن کے چہروں پر ایک عجب سی گندی مسکراہٹ تھی۔ خلیل کو یہ سب اچّھا نہیں لگ رہا تھا۔وہ اس وقت Sit ups(سٹ اپس) کر رہا تھا.تاشہ اُس کے قریب آ رہی تھی۔

"Excuse me

دور ہٹیے مجھ سے۔دیکھیۓ انسٹرکٹر سامنے کھڑا ہے، یہ شرابی منہ دھو کے آئیں، شرم تو آتی نہیں ہینڈ سم لڑکا دیکھا نہیں آ گئے فلرٹ کرنے بد تمیز۔" تیمور سب دیکھنے سننے کے بعد وہاں آ گیا اُس کے ہاتھ میں ایک چاۓ تھی۔تاشہ سننے کے بعد وہاں سے چلی گئی۔"کیا کمی ہے مجھ میں اچھی بھلی تو ہوں۔" وہ جاتے جاتے کہہ رہی تھی۔ خلیل نے جواباً کہا۔"کیریکٹر کی کمی ہے۔

Women hahahaha"

تیمور اور خلیل ہنس رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فٹبال گراؤنڈ میں آنے کے بعد خلیل نے تیمور کو اپنی جیکٹ اتار کے دے دی۔ خضر اسی کالی ہڈی میں تھا۔ آفاق نے بارسلونا کی کٹ پہنی تھی۔ کاشف بھی وہیں تھا۔ خضر: "آؤ! آؤ! خلیل یہ لو کاشف آ گئے تمہاری ٹیم کے ممبرز۔ اب میچ اسٹارٹ کرو۔"

میچ اسٹارٹ ہو گیا تھا۔ پہلا ٹاس ہوا کاشف کی ٹیم نے اسٹارٹ لیا۔ فٹبال خلیل کے پاس تھی۔ اُس نے ڈاج ڈاج کر کے خضر کو چکما دیا۔ تیمور کو سائڈ پاس دیا لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکا۔ بال خضر لے گیا۔ ایک تیر کی طرح گول پہ شوٹ لگی اور کیپر بال تھام نہ سکا گول ہو گیا تھا۔ آفاق خوشی کے تیور دکھا کے فلیش کو جلا رہا تھا۔ تیمور نے اس بار لیڈ لی مگر گول تک پہنچنے کے بعد پھر ناکام۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

خلیل سے اب رہا نہ گیا۔ اس نے اکیلے سب کرنے کی ٹھان لی۔ وہ روشنی کی کرن کی طرح سب کو کراس کرتا نکل گیا۔ لاسٹ میں اسے آفاق ملا اس نے پاؤں میں اڑنگی دے کر اسے منہ کے بل گرا دیا۔ وہ اٹھا ایک دمدار شوٹ سے گول کیا مگر اس کی ناک سے تیز خون جاری ہو گیا تھا۔ خضر بھاگتا بھاگتا آیا۔

تیمور نے اُس کی ناک کا معائنہ کیا۔ "یہ تو کافی زیادہ خون نکل رہا ہے۔"

خلیل اُس کی بات سن کر ہنس رہا تھا۔" جتنا میں نے زندگی میں دیکھا ہے اس سے کم ہی ہو گا۔"

"چپ بالکل چپ۔"

"خضر!"

"ہاں."

"یہاں قریب کوئی ہاسپٹل ہے؟"خضر ساتھ بیٹھا تھا۔اُس نے اور تیمور نے اسے فٹسال کارپیٹ پہ لٹا دیا تھا۔"نہیں نہیں ہاسپٹل نہیں ہے مگر میرا گھر ہے مگر میں کار نہیں لایا جاگنگ کر کے آیا ہوں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں لایا ہوں۔" تیمور نے فوراً جواب دیا۔وہ سہما ہوا تھا۔

"کچھ نہیں ہوا فلیش." خلیل کو جیسے کوئی پرواہ نہ تھی۔

"تم چپ کرو ٹانگ بھی زخمی ہے."خضر اور تیمور نے اس کو سہارا دے کر کار میں بٹھایا. آفاق یہ سب دیکھ کر حیران تھا۔

"امی! امی! فرسٹ ایڈ باکس لائیں جلدی۔"خضر بلند آواز میں چلا رہا تھا۔

"کیا ہوا خضر؟"

انہوں نے خلیل کی صورتحال دیکھی تو فوراً فرسٹ باکس لینے چلی گئیں۔ تیمور نے اسے صوفے پر لٹایا شہناز باکس لے کے آئیں۔ خضر نے اس کے خون صاف کرنے میں جان لگادی۔ خلیل خضر کو اتنا پریشان دیکھ کے کسی عجب سوچ میں مگن تھا۔ "بیٹا یہ کیسے ہوا؟"

"کچھ نہیں ہوا آنٹی، یہ دو چھوٹے بچے ہیں ان کو معمولی چوٹ پہ ڈر لگتا ہے۔ مگر یہ بھی سچ ہے کہ شاید زندگی میں انسان اس شے سے ڈرتا ہے جس کا حادثہ ہو کے کھو جائے۔ میرے پاس تو کچھ نہیں ہے۔"

"یہ سائکو کیس ہے امی اس کو چھوڑیں آپ یہ ٹانگ پہ پٹی کریں۔" تیمور خضر کے ٹانٹ پہ مسکرا رہا تھا۔

"ایسا نہیں کرتے بیٹا تمہاری امی کتنی پریشان ہوں گی۔"

"میری کوئی ماں نہیں ہے۔ میرے ابّو ہیں وہ میرے لیے ماں باپ دونوں ہیں۔"

تیمور kk کو لے کر اب چلا گیا تھا۔ "خضر یہ لڑکا بہت اچھا ہے اس کا خیال رکھو۔ یہ ہے کون؟"

"یہ میرا اہم جماعت ہے یہ میڈیکل سیکشن کا ہے پر کافی قابل ہے۔یہ وہی خلیل ہے جس کا میں نے آپ کو اس دن بتایا تھا۔"اس کی امی کافی متاثر نظر آرہی تھیں۔"ویسے امی آپ نے یہ کیوں کہا کہ اس کا خیال رکھو؟ آپ تو اُسے جانتی بھی نہیں ہو."

"جانتی ہوں اسے بہت اچھے سے جانتی ہوں بس ابھی بتا نہیں سکتی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: